اسلام میں زوجین کے حقوق (۱)

مؤلف: الشیخ محمود احمد یاسین
مترجم: حافظ محمد زبیر ☆

حقوقِ زوجین کا تذکرہ کرنے سے پہلے ہم اُن نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہیں جو شادی کرنے میں رغبت رکھتے ہیں کہ وہ دین داری کو پسند کریں اور مال و خوبصورتی کے بجائے عورت کی دین داری کو ترجیح دیں۔ رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ :لِمَالِهَا' وَلِحَسَبِهَا' وَلِجَمَالِهَا' وَلِدِيْنِهَا' فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)) (۱)

''عورت سے نکاح اس کی چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے' اس کے حسب ونسب (خاندان) کی وجہ سے' اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تم دین داری کو ترجیح دو' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں!''

حدیثِ نبویؐ سے یہ مراد نہیں ہے کہ عورت سے نکاح کے وقت اُس کی خوبصورتی کو نظر انداز کر دینا چاہیے' بلکہ آپ ﷺ کی مراد دراصل یہ ہے کہ دین دار عورت کو خوبصورت عورت کے مقابلہ میں ترجیح دینی چاہیے اور اسی طرح مال دار اور خاندان والی عورت کے بالمقابل دین دار عورت کو اختیار کرنا چاہیے۔ اگر یہ ساری صفات ایک عورت میں جمع ہو جائیں تو پھر کیا کہنے! حدیث سے اُس شخص کی مذمت ثابت ہو رہی ہے جو عورت کے آداب اور دین کے بجائے صرف اس کے حسن کی وجہ سے اس سے نکاح کرتا ہے۔ حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما السلام سے مروی ہے:

☆ شعبہ تحقیق اسلامی قرآن اکیڈمی لاہور

اَلْجَمَالُ کَاذِبٌ وَالْحُسْنُ مُخْلِفٌ

''حسن جھوٹا ہے اور خراب ہونے والا ہے''۔

جیسا کہ شاعر کا قول بھی ہے:

فَلَا تَجْعَلِ الْحُسْنَ الدَّلِیْلَ عَلَی الْفَتٰی
فَمَا کُلُّ مَصْقُوْلِ الْحَدِیْدِ یَمَانِیٗ

''تم حسن کو نوجوانی کی دلیل نہ بناؤ' کیونکہ ہر چمکتا ہوا لوہا عقیق (ایک قیمتی پتھر) نہیں ہوتا''۔

اَکثم بن صیفی نے اپنے بعض بیٹوں سے کہا تھا: ''رذیل عورت کو اختیار کرنے سے بچو' کیونکہ اگر اس کے پاس مال ہے تو وہ ختم ہو جائے گا اور تمہارے ہاتھ صرف اس کی بدبختی آئے گی''۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سفید رنگ کے نیچے ذلت وحقارت کی سیاہی ہوتی ہے اور بعض اوقات بڑے بڑے القابات اور مراتب فضیلت وادب کے لیے قبرستان بن جاتے ہیں۔

جب دین داری کے ساتھ ساتھ عورت کا حق مہر بھی کم ہو' وہ ضروری علوم اور گھریلو کام کاج وغیرہ سے بھی واقف ہو' اور اس کے علاوہ اس کی پرورش بھی ایسے والدین نے کی ہو جن میں کمال درجہ کی باہمی محبت والفت ہو اور باعزت خاندان میں اس عورت نے پرورش پائی ہو تو پھر اس عورت کے ذریعہ مکمل سعادت اور ہمیشہ کی خوش بختی حاصل ہو گی۔

ہم زوجین کے حقوق میں سے ہر ایک کے لیے دس حقوق کا تذکرہ کریں گے۔ پہلے ہم خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں اُن سے آغاز کرتے ہیں۔

خاوند کے بیوی پر حقوق

خاوند کے بیوی پر درج ذیل حقوق ہیں:

① اللہ کی نافرمانی کے علاوہ ہر معاملہ میں خاوند کی اطاعت

خاوند کی اطاعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بہت ساری احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث ابن حبان نے اپنی صحیح میں بیان کی ہے:

عَنْ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ ﷺ: ((مَا ھٰذَا؟)) قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَدِمْتُ الشَّامَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِبَطَارِقَتِھِمْ وَاَسَاقِفَتِھِمْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِکَ

بِكَ' قَالَ :((فَلَا تَفْعَلْ' فَإِنِّي لَوْ اَمَرْتُ شَيْئًا اَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا' وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا)) (۲)

''حضرت ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں جب حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا؟'' حضرت مُعاذ نے جواب دیا: ''اے اللہ کے رسولؐ! میں شام سے آیا ہوں' میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے علماء اور پادریوں کو سجدہ کرتے ہیں' چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ میں آپؐ کے ساتھ ایسا کروں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایسا مت کرو! بے شک اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عورت اپنے ربّ کا حق کبھی پورا نہ کر سکے گی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق بھی ادا نہ کر دے''۔

ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ))(۳)

''جب عورت اپنی پانچوں نمازیں پڑھے' اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے''۔

جب عورت اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہے تو وہ بہترین عورت شمار ہوتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ عورتوں میں سے بہترین عورت کون سی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا:

((اَلَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ' وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَمَا لِهَا بِمَا يَكْرَهُ))(٤)

''وہ عورت کہ جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے' جب وہ اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے' اپنی ذات سے متعلق معاملات میں اپنے خاوند کی مخالفت نہ کرے اور اپنے مال کو اِس طرح سے صرف نہ کرے جس کو وہ ناپسند جانے''۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ بہترین بیویاں وہ ہوتی ہیں جو فرمانبردار' حیادار' سمجھ دار' بہت زیادہ بچے جننے والی' بہت زیادہ محبت کرنے والی' زبان کو احتیاط سے استعمال کرنے والی اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی ہوں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو عورت یہ چاہتی ہے کہ اس کا خاوند اس کی بات مانے اسے چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرے۔ شوہر کی اطاعت سے مراد یہ ہے کہ شوہر جس کام کا ارادہ کرے اس سے اس کام کے بارے میں جھگڑا نہ کرے' چاہے اس کی اپنی رائے کتنی ہی معتبر کیوں نہ ہو' کیونکہ شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری اس کے لیے افضل ہے۔ اس لیے کہ بعض اوقات چھوٹے چھوٹے اختلافات کے نتیجہ میں بڑے بڑے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور عورت جب اپنے بغض وعناد کو ایک طرف رکھ چھوڑے تو وہ مرد کو اکثر اوقات اپنی رائے کی طرف محبت سے مائل کر لیتی ہے۔

عورت جب اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہے تو اس کے ذریعہ سے وہ اپنے ربّ کی رضا حاصل کرتی ہے' اپنی زندگی کو مبارک بناتی ہے' اپنے بچوں کے لیے والدین کی اطاعت کی راہ ہموار کرتی ہے اور اولاد پر اپنی حکمرانی تسلیم کرواتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ فرمانبرداری خاوند اور بیوی کے درمیان جھگڑے کو ختم کرنے میں کافی مدد دیتی ہے۔

⑵ عورت اپنے آپ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے' اجنبیوں سے پردہ کرے اور اپنی نگاہوں کو اُن کی طرف دیکھنے سے جھکائے رکھے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ (النور: ۳۰)

''آپؐ کہہ دیں اہل ایمان سے کہ وہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں''۔

مزید فرمایا:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ﴾ (النور: ۳۱)

''اور آپؐ کہہ دیں اہل ایمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں''۔

عورت کے اندر جس قدر اپنی نگاہ نیچی رکھنے کی عادت ہوگی یہ اس کے شوہر کے لیے اس کے خلوص پر دلیل ہوگی۔ اسی بات میں خوش بختی اور سعادت ہے اور یہ عادت بکھری ہوئی محبتوں کو اکٹھا کرنے اور اختلافات کو بالکل ختم کرنے کا باعث بنتی ہے۔

عورت پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ پڑوسیوں کے گھروں' بازاروں اور گلیوں میں سوراخ'

روشن دان یا کھڑکی سے نہ جھانکے۔ عورت کو اس بات سے بھی بچنا چاہیے کہ وہ بلاضرورت کسی اجنبی کی آواز سنے یا کوئی اجنبی اس کی شخصیت کے بارے میں جانے۔ اس کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ اپنے خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے کسی دوست کو اپنا تعارف نہ کروائے۔ اس کے خاوند کا کوئی دوست اگر اس کے خاوند کے بارے میں دریافت کرے اور وہ گھر پر نہ ہو تو اس کے سامنے نہ آئے' بلکہ پردے کے پیچھے سے اس سے گفتگو کرے اور اس سے اس کے کام اور اس کے نام کے بارے میں سوال کرے۔ اسے چاہیے کہ کلام کو طول نہ دے' تاکہ شیطان اس کلام کو اُس کے خاوند اور اُس کے دوست کے درمیان یا خود اس کے اور خاوند کے درمیان جدائی اور پھوٹ کا ذریعہ نہ بنا دے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ))(۵)

''بے شک شیطان ابن آدم میں یوں دوڑتا ہے جیسا کہ خون اُس کی رگوں میں دوڑتا ہے۔''

④ عورت گھر میں ہر وہ خدمت سرانجام دے جس پر وہ قدرت رکھتی ہے

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ صبح ہی صبح گھر کے کام کاج کے لیے کمر کس لے' تاکہ اس کا جسم اور عقل دونوں قوی ہوں اور مرض و بیماری اس سے بھاگ جائے اور گھر کے باقی افراد بھی اس کی اتباع میں صبح جلد بیدار ہو سکیں۔ روزانہ گھر میں جھاڑو دینا' اس کے فرش کو دھونا' جس چیز کے پکانے کی ضرورت ہو اُس کو پکانا' آٹا گوندھنا' روٹیاں پکانا' سینے پرونے کے کام کرنا' وقت اور ضرورت کے اعتبار سے گھر میں ٹھنڈا یا گرم پانی مہیا کرنا' یہ سب باتیں عورت کی توجہ طلب کرتی ہیں۔ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر کے حالات کو سنوارنے کے لیے اپنی ہمت بڑھائے اور اس معاملے میں اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق جتنا کر سکتی ہے کرے جو کہ عادت و عرف کے مطابق ہو۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق ؓ فرماتی ہیں: ''زبیر بن عوام ؓ نے مجھ سے شادی کی اور آپ ؓ کے پاس مال یا کوئی دوسرا ساز و سامان نہ تھا سوائے گھوڑے اور اونٹ کے' تو میں ان کے گھوڑے کو گھاس دانہ ڈالتی تھی''۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''میں اُن کے گھوڑے کی دیکھ بھال کرتی تھی' ان کے اونٹ کے لیے کھجور کی گٹھلیاں کوٹتی تھی' پانی نکالتی تھی اور پانی نکالنے والے چمڑے کے ڈول کو سی بھی لیتی تھی اور آٹا گوندھتی تھی۔ میں دو میل کے فاصلے سے گٹھلیاں اٹھا کر لاتی تھی یہاں تک کہ حضرت ابوبکر

صدیق ؓ نے مجھے خادم مہیا کر دیا جو گھوڑے کی نگرانی میں مجھے کفایت کر جاتا تھا' اور اس غلام نے تو جیسے مجھے آزاد کروا دیا ہو۔

ایک روز میں اپنے سر پر گٹھلیاں رکھے واپس آ رہی تھی تو مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے پکارا اور کہا ''اِخ اِخ'' یعنی آپ اپنی اونٹنی کو بٹھانے لگے تاکہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر سکیں' تو مجھے یہ شرم کی بات محسوس ہوئی کہ مَردوں کے ساتھ چلوں۔ مجھے زبیرؓ اور اُن کی غیرت یاد آ گئی' وہ لوگوں میں سب سے زیادہ غیرت مند تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے سمجھ لیا کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں۔ پھر میں زبیرؓ کے پاس آئی اور ان کو تمام قصہ سنایا تو انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! تیرا سر پر گٹھلیاں اٹھانا مجھے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ تیرے سوار ہونے سے زیادہ بھاری گزرا''۔ (۶)

④ اُس گھر سے خاوند کی مرضی کے بغیر نہ نکلے جس میں اس نے اس کو ٹھہرایا ہے

میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى﴾ (الاحزاب:۳۳)

''اور تم اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور سابق زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلو''۔

جب خاوند اُس کو کسی ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دے تو شرم و حیا کا لباس پہن کر باہر نکلے۔ بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلے تاکہ اس کی زیب و زینت خائن آنکھوں کی توجہ کا باعث نہ بن جائے۔ بارونق سڑکوں اور بازاروں کے بجائے خالی راستوں پر سفر کرے۔ اگر وہ خاوند کی مرضی کے بغیر بلاضرورت گھر سے باہر نکلے گی تو گناہ گار ہو گی۔ اسی طرح گھر سے باہر نکلنے کے علاوہ گھر کی چھت پر یا اونچی جگہوں پر بغیر خاوند کی اجازت کے نہ چڑھے اور پڑوسیوں کے ہاں بھی خاوند کی اجازت سے ہی جائے۔

میرے خیال میں ضرورت کے تحت گھر سے نکلنے میں عورت کا ایک تو نماز کے لیے نکلنا ہے' کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ)) (۷)

''اللہ کی لونڈیوں کو مسجدوں سے مت روکو''۔

اسی طرح عورت کا گاہے بگاہے اپنے والدین سے ملنے کے لیے نکلنا بھی ضرورت کے تحت آتا ہے اور خاوند کو اُس سے منع نہیں کرنا چاہیے۔

جب عورت مسجد یا اس کے علاوہ کسی جگہ کے ارادے سے گھر سے نکلے تو زیب و زینت اختیار نہ کرے اور نہ ہی خوشبو لگائے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا قولِ مبارک ہے:

((اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ)) (٨)

''جب تم عورتوں میں سے کوئی عشاء کی نماز کے لیے نکلے تو اُس رات خوشبو نہ لگائے''۔

امام ترمذی نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

((اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ' فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)) (٩)

''عورت چھپانے کی چیز ہے' جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے''۔

اس حدیث میں ابن حبان نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں:

((وَاَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ رَبِّهَا اِذَا هِيَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا)) (١٠)

''اور عورت اپنے ربّ کے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو جائے''۔

امام حاکم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

((اَيُّمَا امْـــرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ' فَخَرَجَتْ' فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ)) (١١)

''کوئی عورت جب خوشبو لگائے' پھر گھر سے نکلے اور کسی قوم پر سے اُس کا گزر ہو تو وہ عورت زانیہ و بدکار ہے اور اس کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ بھی زانیہ ہے''۔

یہ تو واضح ہے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان عورت کے اپنے گھر میں ٹھہرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کو گھر میں قید کر دیا گیا ہے' جیسا کہ بعض دشمنانِ اسلام اس بات کا پروپیگنڈا کرتے ہیں' بلکہ اس کے برعکس عورت کو گھر میں ٹھہرنے کا حکم اسلام نے اس لیے دیا ہے تاکہ اس کی حفاظت ہو اور اُس کی عزت و تکریم بھی ہو۔ اس طرح وہ اجنبی مَردوں کے ساتھ میل جول سے بھی دُور رہے گی۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ عورتوں کا اجنبی مَردوں کے ساتھ مخلوط محفلوں میں شرکت نہ کرنا اُن کی عزت اور وقار کو بڑھاتا ہے اور ایسی عورت قابل تعریف ہوتی ہے' کیونکہ

کتنے ہی مفاسد اور نقصانات ایسے ہیں جو کہ عورتوں کے مَردوں کے ساتھ اختلاط کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اہل مغرب اس بات پر حیران ہیں اور انہیں یہ نہیں معلوم ہو رہا کہ کس طرح سے اپنے شہروں اور قوموں سے مَرد وزن کی مخلوط مجالس کے فتنے کو روکیں' اگرچہ انہیں اس بات کا پختہ یقین ہے کہ اِن مخلوط محفلوں کا انجام عورت کی ذلت و رسوائی' اخلاقِ رذیلہ کا پھیل جانا اور اخلاقیات و آداب کی موت ہے۔ چنانچہ مشہور رائٹر لیڈی کوک رسالہ ''ایلو'' میں لکھتی ہیں:

> ''جس قدر مخلوط محفلوں کا رواج ہوگا حرامی بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ عورت کے لیے اس سے بڑی آزمائش کیا ہو سکتی ہے کہ جو آدمی اس کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرتا ہے بچے کی پیدائش پر اُس کو اُس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور وہ بے چاری فقر و فاقہ اور تکالیف برداشت کرتی ہے اور ذلت و حقارت اور ظلم و ستم کے مراحل سے گزرنے کے بعد بالآخر موت کے دروازے تک جا پہنچتی ہے۔ جہاں تک فقر و فاقہ کا تعلق ہے تو چونکہ وہ حاملہ ہوتی ہے لہٰذا بچے کا بوجھ' سر درد اور گرمی وغیرہ اس کے کمانے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اور جہاں تک مشقت و تکلیف کا معاملہ ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ وہ عورت معاشرے کی نگاہوں میں رذیل بن جاتی ہے اور اس تردّد میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ اپنی ذات کے ساتھ کیا کرے۔ جہاں تک ذلت و رسوائی کی بات ہے تو اس سے زیادہ ذلت و رسوائی اور کیا ہو گی؟ اور جہاں تک موت کا تعلق ہے تو ایسی عورت خودکشی کے مشکل ترین راستے اختیار کرتی ہے۔ یہ اُس عورت کا حال ہے اور مَرد اِن تمام چیزوں سے لاتعلق رہتا ہے۔ اب ہمیں ان باتوں کی تحقیق کرنی چاہیے اور ایسا حل تلاش کرنا چاہیے جو اِن مصائب کو بالکل ختم نہ سہی کم از کم کر دے جن کی وجہ سے آج مغربی معاشرہ ذلت و رسوائی کی طرف جا رہا ہے۔ آج ہم ایسے راستے اختیار کریں جن کے ذریعہ ہم ان ہزاروں معصوم بچوں کو قتل ہونے سے بچا سکیں جن کا کوئی گناہ نہیں ہے''۔

اے والدین! تم کو وہ چند درہم جو کہ تمہاری بیٹیاں کارخانوں اور مختلف اداروں میں کام کر کے کما کر لاتی ہیں کہیں تمہیں اس انجام کی طرف نہ لے جائیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے! انہیں مَردوں سے دُور رہنے کی تعلیم دو' انہیں اُن پوشیدہ جالوں کے بارے میں باخبر رکھو جن کو اُن کے لیے بچھایا جاتا ہے۔

اعداد و شمار کی رپورٹیں یہ بات واضح طور پر بیان کر رہی ہیں کہ جس قدر مخلوط محافل کی

تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اسی تیزی سے آزمائش و مصائب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آج ہمارا معاملہ اس قدر سنگین ہو چکا ہے کہ اس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ افسوس اس بدنصیبی اور بدبختی پر!!

مشہور رائٹر مس آنی رود لکھتی ہیں:

''ہماری بیٹیاں اپنے گھر میں نوکروں کی طرح کام کریں' یہ ہمارے لیے زیادہ بہتر ہے اس سے کہ وہ باہر جا کر کارخانوں وغیرہ میں کام کریں۔ کیونکہ جب عورت باہر نکلتی ہے تو وہ آلودہ ہو جاتی ہے اور اس کی زندگی کی رونق ہمیشہ کے لیے رخصت ہو جاتی ہے۔ کاش کہ ہمارے شہر بھی اسلام کے شہروں جیسے ہوتے جہاں شرم و حیا ہے' پاکیزگی ہے' عزت ہے.....''

پچھلی بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ عورت کا اپنے گھر میں ٹھہرنا اسے بہت بڑی آزمائشوں اور آفات سے بچالیتا ہے اور شریعتِ اسلامیہ کے عورت کو گھر پر ٹھہرنے کے حکم کی مصلحت عورت کا فائدہ اور راحت ہے۔ اسلام عورت کو اُن چیزوں کی طرف لے جانا چاہتا ہے جن کی وجہ سے عورت کی شان' مرتبہ' راحت اور خوش نصیبی میں اضافہ ہو۔

⑤ خاوند کے گھر سے کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر نہ دے

عورت کے محاسن میں سے ہے کہ شوہر کے مال کو ضائع نہ کرے' چاہے وہ مال ذخیرہ کی شکل میں ہو' یا کھانے پینے کی چیزیں ہوں یا لباس ہو' بلکہ اس کی حفاظت کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گی تو شوہر کے مال میں کمی ازدواجی محبت میں بھی کمی کا باعث ہو گی۔ اس طرح ازدواجی زندگی کی رونق ختم ہو جائے گی اور نیا پن پرانا ہو جائے گا اور یہی کوتاہی نفرت کا سبب اور ضد کی وجہ بن جائے گی۔ اسی وجہ سے بیوی کا یہ فرض ہے کہ مال کو ضائع کرنے سے بچے اور اس مال کو نفع بخش بنانے اور بڑھانے کی طرف توجہ دے۔ چنانچہ اگر وہ شوہر کے مال میں سے کچھ مال فقیر کو یا کسی اور کو دے دے' چاہے وہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو' تو یہ شوہر کی اجازت سے ہو' یا کم از کم اس کے علم میں ہونا چاہیے۔

سنن ابی داؤد اور سنن الترمذی میں ایک حدیث ہے' جسے امام ترمذی نے حدیث حسن کہا ہے۔ حضرت ابواُمامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لَا تُنْفِقِ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا)) (١٢)

''کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے''۔
آپؐ سے کہا گیا: کیا کھانا بھی؟ تو آپؐ نے فرمایا: ''یہ تو ہمارا بہترین مال ہے''۔
اور اگر وہ عورت شوہر کی اجازت سے خرچ کرے گی تو دونوں اجر میں برابر ہوں گے' کیونکہ مرد نے کمایا اور اجر پایا' جبکہ عورت اس مال کا صدقہ کر کے اجر حاصل کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)) (١٣)

''جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ اللہ کی راہ میں دیتی ہے تو جتنا وہ دیتی ہے اُسی قدر اُس کو اجر ملتا ہے بشرطیکہ یہ دینا بغیر کسی فساد کے ہو' اور اس کے شوہر کو بھی اجر ہوگا کیونکہ اس نے کمایا اور منتظم کے لیے بھی ایسا ہی اجر ہوگا' اور بعض کی وجہ سے بعض کا اجر کم نہ ہوگا''۔

⑥ خاوند کی مرضی کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے

جب عورت خاوند کی موجودگی میں اس کی مرضی کے بغیر نفلی روزہ رکھے گی تو محض بھوکی پیاسی رہے گی' بلکہ اسے اس روزے کا گناہ بھی ہوگا اور وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ عورت کا نفلی روزہ اس کے خاوند کی مرضی کے بغیر بالکل صحیح نہیں ہوتا۔ یہ تو نفلی روزوں کی بات ہے' البتہ جہاں تک فرض روزوں کا تعلق ہے تو اُس میں وہ خاوند کی اجازت کی محتاج نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ)) (١٤)

''عورت کو اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی مرضی کے بغیر (نفلی) روزہ نہیں رکھنا چاہیے''۔

⑦ خاوند کی غیر موجودگی میں اپنے کاموں کو سمیٹ لے اور اس کے آنے کے بعد اُس کے ساتھ دل لگی اور کھیل میں مشغول ہو اور اسے اسبابِ فرحت فراہم کرے

اس عورت میں کوئی خیر نہیں ہے جو اپنے خاوند کو اِس حال میں ملے کہ اس کا دل تنگ ہو'

ماتھے پر تیوری چڑھی ہوئی ہو' کپڑے میلے ہوں' بدن پر گندگی ہو' اداسی چھائی ہو' چہرہ پژمردہ ہو۔ ایسی حرکات کر کے عورتیں شیطان کے لیے دروازہ کھول دیتی ہیں اور لڑائی جھگڑے اور اختلاف کا راستہ آسان بنا دیتی ہیں۔ ایسی حرکات ازدواجی زندگی کی بنیادوں کو منہدم کرنے کے لیے کافی ہیں اور خاندانی نظام کو بگاڑنے میں عورت کی ایسی حرکات کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔ پس عورت کو ایسی بری عادات سے بچنا چاہیے اور اسے خاوند کو مسکراہٹ اور فرحت کے ساتھ ملنا چاہیے۔ اسے چاہیے کہ تمام امور میں اپنے خاوند کی خوشی اور رضا کی متلاشی رہے اور جب خاوند سے ملے تو خوشبو لگا کر' میک اپ کر کے' جسم کو صاف ستھرا کر کے ملے۔ اسی طرح اپنے کپڑوں اور گھر کے ساز و سامان کو بھی صاف رکھے اور اپنے آپ سے پسینہ اور میل کی بدبو کو دور کرتی رہے۔ اپنے خاوند کے سامنے ایسے کھانے تیار کر کے پیش کرے جن کی وہ فرمائش کرے اور جن میں اس کی رغبت ہو۔

میں یہ کہتا ہوں کہ جب عورت یہ کام کرے تو وہ ان عورتوں میں سے ہوگی جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے گواہی دی ہے کہ وہ بہترین عورتیں ہیں۔ جب آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ''کون سی عورت بہترین ہے؟'' تو آپؐ نے فرمایا:

((اَلَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا)) (۱۰)

''وہ عورت جو اپنے خاوند کو خوش کردے جب وہ اُس کی طرف دیکھے''۔

ایک بزرگ خاتون نے اپنی بیٹی کو شادی کے وقت درج ذیل نصیحت کی: اے میری بچی! اپنے بدن کی صفائی سے غافل نہ ہونا' بے شک بدن کا صاف رکھنا تیرے چہرے کو روشن کر دے گا' تیرے شوہر کی تیرے ساتھ محبت میں اضافے کا باعث ہوگا' تجھ سے مختلف امراض اور بیماریوں کو دُور کر دے گا اور تیرے جسم کو عمل پر آمادہ کرے گا۔ بدبودار عورت طبیعت پر ناگوار گزرتی ہے اور آنکھیں اور کان اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اور جب تو اپنے شوہر سے ملے تو ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ مل' کیونکہ محبت جسم ہے اور اس کی روح چہرے کی تروتازگی ہے۔

⑧ خاوند کو اُس کام کی ذمہ داری نہ سونپے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس سے اپنی ضرورت سے زائد کا مطالبہ کرے

عورت پر یہ بات لازم ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ میانہ روی اور حسن تدبیر کے ساتھ زندگی گزار کر اس کی مدد کرے' اللہ نے جو رزق دے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور اپنے

خاوند سے زیادہ کھانے یا لباس کا مطالبہ نہ کرے' کیونکہ حرص کی ہوا محبت کی آگ کو بجھا دیتی ہے اور ناپسندیدگی کا گردوغبار اڑاتی ہے۔ قناعت و میانہ روی عورت کی بہترین صفات میں سے ہے اور جب عورت کو قناعت مل جاتی ہے اور وہ اچھے اخلاق کو حاصل کر لیتی ہے تو یہ ممکن ہے کہ تھوڑے رزق کو تدبیر کے ذریعہ نفع بخش بنا لے اور اس میں اچھا تصرف کرے۔ اس کی قناعت کے ذیل میں یہ بھی آتا ہے کہ وہ حرام سے بچ جائے' کیونکہ حرام کے کھانے میں ابدی ہلاکت ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا قول ہے:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ ' اَلنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ)) (١٦)

''وہ جسم جنت میں نہ جائے گا جو حرام سے پروان چڑھا' وہ آگ کا زیادہ حق دار ہے''۔

اسلاف کی عورتوں کی عادت تھی کہ جب کوئی مرد گھر سے باہر کمانے کے لیے نکلتا تو اس کی بیوی یا بیٹی کہتی: حرام کمائی سے بچنا' بے شک ہم بھوک اور تکلیف تو برداشت کر لیں گے' لیکن آگ پر صبر نہیں کر سکتے۔ عورت کو چاہیے کہ اپنے خاوند کی تنگی یا مزاج کی خرابی کی وجہ سے دل چھوٹا نہ کرے اور اس کے حالات تبدیل ہونے کی وجہ سے خود بھی تبدیل نہ ہو جائے' بلکہ تمام حالات کا مقابلہ صبر و رضا سے کرے۔ پس آزاد عورت تو وہ ہے جو تنگی میں بھی خاوند کے ساتھ ایسے ہی رہے جیسا کہ آسانی کے حالات میں۔ ہم نے ایسی فضیلت والی عورت کو بھی دیکھا ہے جو ہمیشہ تنگی کے ایام میں اپنے خاوند کی مدد کرتی ہے اور اس کے ساتھ تنگی کی مشکلات کو برداشت کرتی ہے۔ چنانچہ وہ قطرہ قطرہ اکٹھا کر کے اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرتی اور اپنی مفلسی کو دُور کرتی ہے اور اس طرح سے راضی ہوتی ہے' صبر کرنے والی ہوتی ہے اور وہ جانتی ہے کہ خوشحالی کا انتظار افضل عبادت ہے' اور یہ کہ تنگی کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے اور دنیا کی نعمتیں بعض اوقات آخرت میں آزمائش بن جاتی ہیں اور خوش بختی بعض اوقات بدبختی بن جاتی ہے۔

⑨ اپنے دینی فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرے

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نماز' روزہ اور تمام دوسرے فرائض کو باقاعدگی سے ادا کرے۔ صبح سویرے بستر سے اٹھنے کے بعد اس کا پہلا عمل یہ ہونا چاہیے کہ وہ فجر کی نماز ادا کرے اور اس کے لیے اپنی اولاد کو بھی بیدار کرے تاکہ اس طرح سے اپنی اولاد اور شوہر کے لیے نماز ادا کرنے کے راستہ کو آسان بنائے۔ عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ سے

بہت زیادہ ڈرنے والی ہو' اپنی عبادت کا شوق رکھنے والی ہو' اللہ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جاننے والی ہو اور اپنے دینی معاملات پر کسی شے کو مقدم نہ کرے۔

ابن حبان کی حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا دَخَلَتْ جَنَّةَ رَبِّهَا)) (۱۷)

''جب عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرے' (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھے' اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہو جائے گی''۔

⑩ اپنے شوہر کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اسے دوسروں پر ترجیح دے

عورت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے شوہر کے حق کو اپنی ذات اور اپنے باقی رشتہ داروں کے حقوق پر ترجیح دے۔ شوہر کے ساتھ نیکی کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے گھر والوں کا احترام کرے اور خاص طور پر اس کی ماں کا' کیونکہ وہ اس کی شادی کا سبب بنتی ہے۔ اسے چاہیے کہ گھر کی ذمہ داری اور باگ ڈور اپنے شوہر کی ماں کے سپرد کر دے' اس کی بات مانے اور اس کی نصیحتوں پر عمل کرے۔ اکثر اوقات ماں اور بیوی کے درمیان اختلافات نکاح کے ٹوٹنے کا باعث بن جاتے ہیں' یا پھر خاوند ماں کی نافرمانی کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنے ربّ کی رضا حاصل نہ کرنے کی وجہ سے خسارہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

شوہر کے ساتھ نیکی کرنے سے مراد ہے کہ جو وہ گھر میں لے کر آتا ہے اس پر اس کا شکریہ ادا کرے' چاہے وہ کھانے کی چیز ہو' کپڑے ہوں' پینے کی چیز ہو' پھل ہوں' گھر کا سامان وغیرہ ہو' کیونکہ منحوس عورتوں کی نشانی ہے کہ وہ اچھی باتوں پر تعریف نہیں کرتیں اور معروف باتوں کا انکار کرتی ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں کہ شوہر کا شکر ادا نہ کرنا اور اس کے اچھے سلوک کا انکار کرنا یہ اُن صفات میں سے ہے جو کہ اکثر عورتوں کو جہنم میں داخل کریں گی' خاص طور پر دوسری خصلت کہ عورت کا کثرت سے اپنے شوہر کو لعن طعن کرنا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّي رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ)) فَقُلْنَ وَبِمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ :((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ)) (۱۸)

''اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو' کیونکہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم اکثر جہنم میں ہو''۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ایسا کیوں ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ''تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو''۔

اور جب شوہر پر تنگی ہو یا وہ کسی دن اپنے فرائض کو ادا کرنے میں کوتاہی کرے تو اے میری مسلمان بہن! یہ مت بھول کہ اس نے تیرے ساتھ سابقہ ایام میں کیا بھلائیاں کی ہیں اور اللہ کے اس قول کو یاد کر:

﴿وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط﴾ (البقرۃ:۲۳۷)

''اپنے درمیان ایک دوسرے پر احسان کرنے کو مت بھولو''

اور ان عورتوں میں سے نہ ہو جا جن کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ' ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ :مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)) (۱۹)

''اگر تو ان میں سے کسی ایک کے ساتھ عمر بھر اچھائی کرتا رہے' پھر کسی دن اس کو تمہاری طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچ جائے تو کہتی ہے کہ میں نے تو تیری طرف سے خیر کبھی دیکھی ہی نہیں ہے''۔

اس کی نیکی میں یہ بھی شامل ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت کرے' ان کے ساتھ شفقت سے پیش آئے اور اولاد کی خاطر جو تکالیف دورانِ حمل و مابعد حمل اٹھانی پڑتی ہیں اُن کو برداشت کرے۔ بچوں کو بددعا نہ دے' ان کو سادہ زندگی اور مشکلات کو برداشت کرنے کا عادی بنائے' ان کے نظریات کو مہذب بنائے' دوسروں کا ادب کرنا سکھائے' ان کے دلوں میں ایمان و اسلام کی محبت ڈالے۔ نیکی کے کام ان کے نزدیک پسندیدہ بنائے اور ان کو برائی سے نفرت دلائے۔ (جاری ہے)

حواشی

۱) صحیح البخاری' کتاب النکاح' باب الاکفاء فی الدین۔ وصحیح مسلم' کتاب الرضاع' باب استحباب نکاح ذات الدین۔

۲) ابن حبان' ح ۴۱۵۹۔ و ابن ماجه' کتاب النکاح' باب حق الزوج علی المرأة۔

۳) ابن حبان' ح ۴۱۵۱۔

۴) سنن النسائی' کتاب النکاح' باب ای النساء خیر۔ ومسند احمد ۲/ ۲۵۱۔

٥) صحیح البخاری' کتاب الاعتکاف' باب ھل یدرأ المعتکف عن نفسہ۔ وصحیح مسلم' کتاب السلام' باب بیان انہ یستحب لمن رئیی خالیا بأمراۃ و کانت زوجتہ۔

٦) صحیح البخاری' کتاب النکاح' باب الغیرۃ۔ وصحیح مسلم' کتاب السلام' باب جواز ارداف المرأۃ الاجنبیۃ اذا اعیت فی الطریق۔

٧) صحیح البخاری' کتاب الجمعۃ' باب ھل علی من لم یشھد الجمعۃ غسل من النساء والصبیان۔ وصحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیہ فتنۃ۔

٨) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیہ فتنۃ۔

٩) سنن الترمذی' کتاب الرضاع' باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات۔ وابن حبان' ح ٥٥٦٩۔

١٠) ابن حبان' ح ٥٥٦٩' ٥٥٧٠۔

١١) المستدرک۔

١٢) سنن الترمذی' کتاب الزکاۃ عن رسول اللہﷺ' باب فی نفقۃ المرأۃ من بیت زوجھا۔ وسنن ابی داوٗد' کتاب البیوع' باب فی تضمین العور۔

١٣) صحیح البخاری' کتاب الزکاۃ' باب من خادمہ بالصدقۃ ولم یناول بنفسہ۔ وصحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب اجر الخازن الامین والمرأۃ اذا تصدقت من بیت۔

١٤) صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب ما انفق العبد من مال مولاہ۔ وصحیح البخاری' کتاب النکاح' باب صوم المرأۃ باذن زوجھا تطوعا۔

١٥) مسند احمد ٢/٢٥١۔

١٦) مسند احمد٣/٣٢١' ٣٩٩۔ وابن حبان' ح ١٧٢٣۔

١٧) ابن حبان' ح ٤١٥١۔

١٨) صحیح البخاری' کتاب الزکاۃ' باب الزکاۃ علی الاقارب۔

١٩) صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب کفران العشیر وکفر دون کفر۔ وصحیح مسلم' کتاب الکسوف' باب ما عرض علی النبی ﷺ فی صلاۃ الکسوف من امر الجنۃ۔